13986- اللہ تعالی کی وحدانیت اور رسول کریم کی رسالت کی گواہی زبان سے ادا کرنے سے قبل کوئی عمل صحیح نہیں

سوال

میں تقریبا دو برس سے قرآن مجید پڑھ رہی ہوں، اور تقریبا پورا پڑھ چکی ہوں قرآن پڑھنے سے مجھے قرآن مجید کی حقیقت پر اطمینان ہوگیا، اور اسی طرح میں نے اس برس اور پہلی مرتبہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے بھی رکھنے شروع کیے ہیں.
لیکن ہوا یہ کہ رمضان کے دوسرے روز ماہواری شروع ہوگئی تو میں نے اس کے متعلق اپنی دو سہیلیوں سے دریافت کیا تو مجھے دو مختلف سے جواب ملے ایک سہیلی نے تو روزے جاری رکھنے کا کہا، لیکن دوسری نے روزے نہ رکھنے کا کہا، پھر میں نے اپنے ایک دوست سے پوچھا تو اس نے مجھے روزے نہ رکھنے کا کہا.
اور کل میں نے رمضان المبارک کے متعلق ایک مضمون پڑھا جس میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص کلمہ (ہوسکتا ہے اس کی مراد کلمہ طیبہ ہو) نہیں پڑھتا تو اس کے روزے قبول نہیں، میں دوبارہ اپنا قصہ نہیں دہرانا چاہتی لیکن میں نے اپنے دوست کو موبائل میسج (sms) کی صورت میں کلمہ بھیجا اور وہ سب جانتے ہیں کہ میں حقیقتا ایمان لا چکی ہوں.
میرے حالات اسلام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتے میں مسلمانوں کی طرح ہی زندگی بسر کر رہی ہوں اور اللہ تعالی سے دعا کی ہے کہ وہ میری مدد فرمائے، میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالی میری حقیقت حال سے واقف ہے، تو کیا میرے لیے روزے مکمل کرنے جائز ہیں، یا میں اس سے رک جاؤں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ آپ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دے اور ظاہری و باطنی شعار پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اس میں آپ کی مدد کرے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا قرآن مجید کی تلاوت اور پڑھنے کی حرص رکھنا اور روزے رکھنے کی حرص اس بات کی دلیل ہے کہ آپ بہت زیادہ خیر و بھلائی کی مالک ہیں اور آپ میں اعمال صالحہ کی محبت پائی جاتی ہے.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور آپ کی مدد کرے، لیکن آپ کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ دین عظیم دین اسلام اللہ عزوجل جو کہ حکمت والا اور علم والا ہے اس کی جانب سے ہے، لہذا جو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے وہی دین اسلام ہے، اور یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ہی دین کو جان لیں، اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس دین کو اللہ تعالی جانب سے ہم تک پہنچانے والے ہیں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک احادیث میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) زبان سے ادا کرنے سے قبل کوئی عمل صالح بھی قابل قبول نہیں، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو یہ حکم دیتے کہ وہ کسی کو بھی اس دین شعار پر عمل کرنے کا اس وقت تک حکم نہ دیں جب تک وہ یہ دونوں گواہیاں (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) نہیں دے دیتا.

لہذا صحیح بخاری میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن بھیجا کہ اہل کتاب کو اسلام کی دعوت دیں تو انہیں فرمایا :

(تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو تمہارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ انہیں اس گواہی کی دعوت دو کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود برحق نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں، اگر وہ تمہاری یہ بات تسلیم کرلیتے ہیں تو پھر انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالی نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں، اگر وہ یہ بات بھی تسلیم کرلیں تو پھر انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالی نے تم زکوۃ فرض کی ہے جو تم میں سے غنی لوگوں سے لیکر تمہارے فقیر لوگوں کو دیا جائے گا.... الحدیث) صحیح بخاری حدیث نمبر (7372) صحیح مسلم حدیث نمبر (19) اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ :

(تم سب سے پہلے انہیں جس کی دعوت دو وہ یہ ہے کہ....)

اللہ تعالی آپ کو خیر وبھلائی کی توفیق دے تو اس حدیث سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جب کوئی اسلام قبول کرنا چاہے تو سب سے پہلا کام کلمہ پڑھنا یعنی اللہ اور اس کے رسول کی گواہی زبان سے دینا ہے، لیکن اس میں یہ شرط نہیں کہ اگر آپ استطاعت اور طاقت نہیں رکھتیں کہ اس کا اپنے گھر والوں کے سامنے اعلان کریں، اگر آپ کو اپنے آپ اور دین کا خوف ہے تو اس کا اعلان نہ کریں، بلکہ اپنے آپ سے ہی زبان کے ساتھ یہ کلمہ پڑھ لیں حتی کہ جب آپ میں اعلان کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے تو پھر اس کا اعلان کرنا واجب ہوگا.

اور رہا مسئلہ روزے رکھنے کا اس کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ماہواري والی عورت حیض کی حالت میں نماز کی ادائیگی اور روزہ رکھنے ترک کردے، اور جب ماہواری ختم ہوجائے تو اس پر ان ایام کے روزے رکھنے واجب ہونگے جو اس سے رہ گئے تھے، لیکن اس پر نمازوں کی قضاء نہیں ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل ہے :

ایک عورت نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ حیض والی عورت کو کیا ہے کہ وہ روزے کی قضاء ادا کرتی ہے اور نماز کی قضاء نہیں کرتی؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی کہنے لگیں : کیا تم خارجی ہو؟ تو اس عورت نے جواب میں کہا نہیں لیکن میں سوال کر رہی ہوں، تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں : ہمیں روزں کی قضاء کا تو حکم دیا جاتا لیکن نماز کی قضاء کا حکم نہیں. صحیح بخاري حدیث نمبر (321) صحیح مسلم حدیث نمبر (335).

اس عورت کو اشکال پیدا ہوا کہ عورت کو جب ماہواری آئے تو وہ نماز اور روزہ ترک کرتی ہے اور اللہ تعالی نے اسے روزے کی قضاء کرنے کا حکم دیا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا، تو عائشہ رضی اللہ تعالی نے اسے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے، اور ہم پر واجب ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تسلیم کریں اور اسے اپنی عقلوں سے نہ پرکھیں، اس لئے کہ ہماري عقلیں پیدا کردہ اور کمزور وناتواں ہیں یہ حکمت والے اور خبر دار رب ذوالجلال کی حکمت سے صرف بہت تھوڑي چیز کا ادراک کرسکتی ہیں، اللہ تعالی نے تو ہمیں یہی سکھایا ہے.

اور یہ حکم جو ہم نے ذکر کیا ہے اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے، امام عبدالبر رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "التمہید" میں کہتے ہیں :

اس پر اجماع ہے کہ حیض والی عورت نماز ادا نہیں کرے گی. دیکھیں : التمہید (67/16).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

اس پر بھی اجماع ہے کہ حیض والی عورت اپنے ایام حیض میں روزے نہیں رکھے گی، اور قضاء میں روزے تو رکھے گی لیکن نماز قضاء میں ادا نہیں کرے گی، اس میں کوئی کسی بھی قسم کا اختلاف نہیں. دیکھیں : التمہید (107/22).

اور دین اسلام کے باقی احکام کے متعلق یہ ہے کہ آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ جتنی طاقت رکھتی ہوں ان پر عمل کریں، اور کسی ایسے خوف کی بنا پر جس آپ کو اپنی جان یا دین کو خطرہ ہو جس کی طاقت نہیں رکھتیں وہ نہ کریں کیونکہ وہ آپ سے ساقط ہوجائے گا، جیسا کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے.

اس لئے کہ اس صورت میں آپ مجبور کے حکم میں ہونگی، اور اللہ تعالی نے کفر پر مجبور کئے گئے شخص سے تخفیف کردي لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور وہ کفر کو ناپسند کرتا ہو.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے سوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالی کا غضب ہے اور انہیں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے}.النحل (106).

اس کی تفصیل کے لئے الموسوعۃ الفقھیۃ (196/13) کا مطالعہ کریں

لیکن آپ پر واجب ہے کہ دین اسلام کے جن احکام اور شعار پر عمل کر سکتی ہیں انہیں ادا کریں اور پھر یہ کوشش کریں کہ کسی ایسی جگہ منتقل ہو جائیں جہاں پر آپ دین اسلام پر اپنی استطاعت کے مطابق آسانی سے عمل کر سکیں، اس فعل کو اسلام ہجرت کا نام دیتے ہیں، اور ہجرت ہر اس مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جب وہ اپنے ملک میں اسلامی شعار پر عمل نہ کر سکتے ہوں اور ہجرت کرنے پر قادر بھی ہوں اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باري تعالی ہے :

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں تو پوچھتے ہیں، تم کس حال میں تھے ؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے، فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ تعالی کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے ؟ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے، مگر جو مرد و عورتیں اور بچے بے بس ہیں، جنہیں نہ تو کسی چارۂ کار کی طاقت اور نہ کسی راستے کا علم ہے النساء (97–98).

تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہجرت صرف کمزوروں سے ساقط ہوتی ہے.

صاحب المغنی المحتاج کا کہنا ہے :

اور اگر اس کے لئے اپنے دین کا اظہار کرنا ممکن نہ ہو یا اس میں فتنے کا ڈر ہو تو اس پر ہجرت کرنا (واجب) ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اگرچہ اسے محرم نہ بھی ملے، (اگر ہجرت کی طاقت رکھے) کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں}.الایۃ

اور ابوداود وغیرہ کی حدیث کی بنا پر بھی کہ "میں ہر مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے. یہ حدیث صحیح ہے دیکھیں الارواء (30/5)

دیکھیں : المغنی المحتاج (54/6).

اور ابن رشد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کتاب وسنت اور اجماع کی بنا پر ہر اس شخص پر جو کافر ملک میں اسلام قبول کرے واجب ہو جاتا ہے کہ وہ کفر کے ملک کو چھوڑ کر اسلامی ملک میں چلا جائے، اور مشرکوں کے درمیان رہائش نہ رکھے اور ان کے ہاں نہ رہے، یہ اس وقت ہے جب وہ اسلامی شعار اور احکام پر عمل نہ کر سکتا ہو یا پھر اسے کفر کے احکام پر مجبور کیا جاتا ہو. اھ بحوالہ الموسوعۃ الفقھیۃ (264/4).

باوجود اس کے کہ ہجرت میں اپنے وطن اور اہل وعیال سے جدا ہونا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالی ہجرت کرنے والے کے دل میں سعادت ڈال دیتا ہے جو اس کی خوشی وسرور ہجرت کی حرص کا سبب بنتا ہے.

تو اس سے آپ کے لئے یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ جس سے آپ معذور ہیں اللہ تعالی اپنی رحمت سے اس میں آپ کو معذور تسلیم کرے گا، اور جن دینی شعار کی طاقت رکھتی ہیں ان پر عمل کرنا آپ کے لئے واجب اور ضروری ہے اگرچہ وہ خفیہ طور پر ہی کئے جائیں، اور اگر اس راستے میں آپ کو کچھ تنگی اور تکلیف بھی آئے تو اسے برداشت کرنے پر آپ کو اللہ تعالی اجر و ثواب

سے نوازے گا، اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید ایسے قصوں سے بھري پڑی ہے، اوراس کے ساتھ آپ کا زبان سے کلمہ ادا کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالی اس میں بہت ہی آسانی پیدا فرمائے گا، لھذا ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ زبان سے کلمہ پڑھ لیں اگرچہ آپ اپنے درمیان ہی رکھیں، کیونکہ آپ کے اسلام کا صحیح ہونا اسی پر موقوف ہے، حتی کہ آپ کو اللہ تعالی اعلانیہ طور پر کلمہ پڑھنے کی فرصت اور موقع فراہم کرے، اللہ تعالی آپ کو خیر و بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم۔